© rasailojaraid.com

۶۰ سال پہلے

ذیل کا مضمون سنگاپور کے رسالہ Genuine Islam سے ترجمہ کر کے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں میں یہ اشتراکی فتنہ جس تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے' اس کو روکنے کے لیے ضروری ہے کہ اس قسم کے مضامین کثرت کے ساتھ شائع کیے جائیں تاکہ عامہ مسلمین اور خصوصاً ان کے علما اس مسلک کی حقیقت سے واقف ہو جائیں۔

فاضل مضمون نگار ابھی تک اس غلط فہمی میں ہیں کہ اشتراکیت کا طاعون صرف نئے تعلیم یافتہ نوجوانوں ہی میں سرایت کر رہا ہے۔ مگر ان کو معلوم نہیں کہ اب یہ جراثیم ہمارے "آزادی پسند" علما کی جماعت میں بھی پہنچ گئے ہیں۔ یہ بے چارے علما اشتراکیت کے اصل ماخذ تک تو پہنچ نہیں سکتے۔ ان کی معلومات کا تمام سرمایہ صرف ان لوگوں کے بیانات ہیں جو کانگریس کی خدمت میں ان کے شریک کار ہوتے ہیں اور انھیں دور اشتراکیت کے سراب دکھاتے ہیں۔ چنانچہ اپنے ان شرکاء کار کے جادو سے مسحور ہو کر اب مولویوں نے بھی اشتراکیت کے سر میں سر ملانا شروع کر دیا ہے۔ ابھی ہم نے سنا کہ جمعیت العلما کے ایک ذمہ دار رکن جو اس سے پہلے جمعیت کے نائب ناظم بھی رہ چکے ہیں' چشم بد دور' قرآن سے اشتراکیت ثابت فرماتے ہیں۔ ایک اور صاحب جن کا شمار ہندستان کے مشہور مذہبی لیڈروں میں ہوتا ہے' صوبہ متحدہ میں اشتراکیت کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ ایسے بے علم علما اگر خدا کے سامنے اپنی جواب دہی کا حقیقی اعتقاد رکھتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ پہلے علم حاصل کریں' پھر زبان کھولنے کی جرات کریں۔ (مدیر)

..... ابھی اس جدید تحفے کو آئے چند ہی سال ہوئے ہیں کہ ہاتھوں ہاتھ ہماری نئی تعلیم یافتہ نسل نے اس کو لینا شروع کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ تو ایسا ہے جو جان بوجھ کر اشتراکیت کو ایک الگ "مذہب" سمجھتے ہوئے قبول کر رہا ہے' مگر بہت سے ایسے بھی ہیں جنھوں نے محض ظاہر میں یہ دیکھ کر کہ اسلام اور اشتراکیت دونوں سرمایہ داری اور امپیریلزم کے خلاف ہیں' دونوں غریب طبقوں کی رفاہیت چاہتے ہیں' اور دونوں انسانی مساوات کے داعی ہیں' یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ دونوں ایک ہی چیز ہیں اور مسلمان بہ یک وقت مسلمان بھی ہو سکتا ہے اور اشتراکی بھی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع بھی کر سکتا ہے اور مارکس کا بھی۔

مگر کیا یہ حقیقت ہے؟ اشتراکیت کے عقائد کا ایک سادہ بیان ہی یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ ان دونوں میں بعد المشرقین کی نسبت پائی جاتی ہے۔ اشتراکیت عین ضد ہے اسلام کی۔ (محمد فضل الرحمٰن انصاری

بی۔اے (علیگ)' اشتراکیت اور مذہب و اخلاق — ترجمان القرآن' جلد ۱۲' عدد ۱' محرم ۱۳۵۷ھ' مارچ ۱۹۳۸ء)

© rasailojaraid.com